بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى النُّور

النور

جماعت احمدیہ امریکہ کا ترجمان

جنوری 1985ء

امیر و مبلغ انچارج: شیخ مبارک احمد

ادارہ تحریر: امین اللہ سالک، مفتی احمد صادق

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی ایک دعا

آجکل کی صورت حال کے پیش نظر احباب کثرت سے یہ دعا کریں

رَبَّنَا لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا

ترجمہ:- اے پیارے رب ہم پر ایسے حکمران مسلط نہ کر دے جو ہم سے رحم کا معاملہ نہ کریں (الحدیث)

The Ahmadiyya Gazette and Annoor are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Ameer & Missionary Incharge. U.S.A., for the Ahmadiyya Movement in Islam, Inc., 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C. 20008. Phone: (202) 232-3737

Printed at the Academy Printers, Rockville, Md., and distributed from Washington, D.C. 20008

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
2141 Leroy Place, N.W.
Washington, DC 20008

NON PROFIT ORG.
U.S. POSTAGE
PAID
Dept. #5084
Rockville, MD
Third Class

ہمارا عقیدہ

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے عقیدہ اور مذہب کا اعلان ان الفاظ میں فرماتے ہیں یہی عقیدہ اور مذہب ہر احمدی مسلمان کا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔ میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حروف ہیں اور جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں۔ میرا کوئی عقیدہ اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں ہے اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے......

"میں اللہ جلّ شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسولؐ پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلّہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلّہ میں تو بفضلہ تعالیٰ یہی پلّہ بھاری ہو گا۔" (کرامات الصادقین صفحہ ۲۰، صفحہ ۲۱)

اِس عقیدہ کے خلاف جو کوئی بھی ہمارے خلاف کوئی اور عقیدہ منسوب کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ اور قابلِ مواخذہ ہے۔

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ:

ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آئے

یہ سلسلہ بیعت تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے

چاہیئے کہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں

" ہر ایک شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر اُن کا قدر کرے۔ اُن سے جلد صُلح کر لیوے اور دِلی غبار کو دُور کر دیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بُغض اُن سے نہ رکھے۔ ...... یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دُنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور اُن کا اتفاق ...... برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمۂ واحدہ پر متفق ہونے کے ...... پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ...... کاہل اور بخیل و بے مصرف ...... نہ ہوں اور نہ اُن نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نا اتفاقی کی وجہ سے ...... سخت نقصان پہنچایا ہے ...... اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو ...... اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور (دینی) ..... کاموں کے انجام دینے کیلئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمام تر کوشش اِس بات کے لئے کریں کہ اُن کی عام برکات دُنیا میں پھیلیں اور محبتِ الٰہی اور ہمدردی بندگانِ خُدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صُورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامتِ خاص سے اِس عاجز کی دعاؤں اور اِس ناچیز کی توجہ کو اُن کی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھیراوے اور اُس قدوس جلیل الذّات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں اُن طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور اُن کی آلودگیوں کے ازالہ کے لئے دن رات کوشش کرتا رہوں اور اُن کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خُدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے۔"

(اشتہار ۴ مارچ ۱۸۸۹ء بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۱۹۶ - ۱۹۷)

حضرت اقدس کی طرف سے جماعت کو ارشاد

چونکہ ہماری تمام جماعت کو معلوم ہوگا کہ اصل غرض خدا تعالیٰ کی میرے بھیجنے سے یہی ہے کہ جو جو غلطیاں اور گمراہیاں عیسائی مذہب نے پھیلائی ہیں ان کو دُور کر کے دنیا کے عام لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کیا جائے اور اس غرض مذکورہ بالا کو جس کو دوسرے لفظوں میں احادیث صحیحہ میں کسرِ صلیب کے نام سے یاد کیا گیا ہے، پورا کیا جائے۔ اس لئے اور انہیں اغراض کے پورا کرنے کے لئے رسالہ انگریزی جاری کیا گیا ہے۔ جس کا شیوع یعنے شائع ہونا امریکہ اور یورپ کے اکثر حصوں میں بخوبی ثابت ہو چکا ہے اور بہت سے دلوں پر اثر ہونا شروع ہو گیا ہے بلکہ امید سے زیادہ اس رسالہ کی شہرت ہو چکی ہے اور لوگ نہایت سرگرم شوق سے اس رسالہ کے منتظر پائے جاتے ہیں۔ لیکن اب تک اس رسالہ کے شائع کرنے کے لئے مستقل سرمایہ کا انتظام کافی نہیں۔ اگر خدانخواستہ یہ رسالہ کم توجہی اس جماعت سے بند ہو گیا تو یہ واقعہ اس سلسلہ کے لئے ایک ماتم ہوگا۔ اس لئے میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے اپنی ہمت دکھلا دیں۔ دنیا جائے گذشتنی گذاشتنی ہے اور جب انسان ایک ضروری وقت میں ایک نیک کام کے بجا لانے میں پوری کوشش نہیں کرتا تو پھر وہ گیا ہوا وقت ہاتھ نہیں آتا۔ اور خود میں دیکھتا ہوں کہ بہت سا حصہ عمر کا گذار چکا ہوں۔ اور الہام الٰہی اور قیاس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ باقی ماندہ تھوڑا سا حصہ ہے۔ پس جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا، میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہوگی۔ پس چاہیئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہوگا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں وہ خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے اُمتیں انتظار کر رہی تھیں۔ اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہیئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اُس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو، بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بُلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقعہ دیتا ہے!

اگر آپ کے علم میں کوئی ایسے احمدی دوست ہوں جن کا رابطہ اب تک جماعت سے نہ ہو، انہیں "النور" نہ ملتا ہو تو براہ کرم ان کے ایڈریس اور فون نمبر سے اطلاع دیں تاکہ ہم رابطہ کر سکیں۔
شکریہ

از تحریرات حضرت مسیح موعود

ایک واقف کو کیسا ہونا چاہیئے اور اس میں کن صفات و خصوصیات کا پایا جانا ضروری ہے حضرت مسیح موعود نے متعدد جگہ ان امور پر روشنی ڈالی ہے ان میں سے چند بطور "مشتے از خروارے" ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں:-

۱۔ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ وَیَصْبِرْ کے مصداق ہوں۔
۲۔ ان میں تقویٰ کی خوبی بھی ہو اور صبر بھی ہو۔
۳۔ پاک دامن ہوں۔
۴۔ فسق و فجور سے بچنے والے ہوں۔
۵۔ معاصی سے دور رہنے والے ہوں
۶۔ مشکلات پر صبر کرنے والے ہوں۔
۷۔ لوگوں کی دشنام دہی پر جوش میں نہ آئیں۔
۸۔ ہر طرح کی تکلیف اور دکھ کو برداشت کر کے صبر کریں۔
۹۔ کوئی مارے تو بھی مقابلہ نہ کریں۔
۱۰۔ فقر و فاقہ اٹھانے والے ہوں۔
۱۱۔ معمولی لباس کو کافی جاننے والے ہوں۔
۱۲۔ معلومات وسیع ہوں۔
۱۳۔ حاضر جواب ہوں۔
۱۴۔ صبر و تحمل سے کام کرنے والے ہوں۔
۱۵۔ اپنے نفسانی جھگڑوں کو درمیان میں نہ ڈالنے والے ہوں۔
۱۶۔ خاکسارانہ اور مسکینانہ زندگی بسر کرنے والے ہوں
۱۷۔ سعید لوگوں کو تلاش کرتے پھریں جس طرح کوئی کھوئی ہوئی شے کو تلاش کرتا ہے۔
۱۸۔ مُفسدہ پرداز لوگوں سے الگ رہیں۔
۱۹۔ جس شخص سے فساد کی بد بو پائیں اس سے پرہیز کریں
۲۰۔ اپنے پاس کتب رکھیں تاکہ بوقت ضرورت لوگوں کو اصل حوالے دکھانے والے ہوں۔
۲۱۔ لٹریچر تقسیم کریں۔

(منقول از بدر جلد ۶ نمبر ۴۰ صفحہ ۶ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ ہدایت

"جماعتیں قرآن مجید حفظ کرنے کی طرف زیادہ توجّہ دیں"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۱ر نومبر ۱۹۸۴ء کی مجلس عرفان میں جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ دنیا کے تمام ممالک میں جماعتیں قرآن مجید حفظ کرنے کی طرف زیادہ توجہ دیں۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کئی بیرونی ممالک کے بچے جامعہ احمدیہ ربوہ کی حفظ قرآن مجید کی کلاس میں قرآن مجید حفظ کر رہے ہیں اور کچھ حفظ کر کے واپس جا چکے ہیں ان حفاظ اور دوسرے حفاظ کے ذریعہ جو پہلے سے موجود ہیں مختلف ممالک میں حفظ قرآن مجید کی کلاسوں کا انعقاد ہو سکتا ہے۔

اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی خواتین کو قرآن مجید حفظ کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا ہے کہ لڑکوں کی نسبت بچیوں کی دلچسپیاں اس نوعیت کی ہوتی ہیں کہ ان کے لئے قرآن کریم کے حفظ کرنے کے زیادہ مواقع ہیں۔ ان کو اس سے فائدہ اٹھانے کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔

"حضرت داؤد علیہ السلام کا ایک قول ہے کہ میں بچہ تھا۔ جوان ہؤا۔ اب بوڑھا ہو گیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔ اللہ تعالیٰ تو کئی پشت تک رعایت رکھتا ہے۔

پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہشتم صفحہ ۱۰۹)

احباب جماعت چوکس رہیں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے حسب ذیل ضروری ہدایت وکالت تبشیر نے جاری کی ہے:۔

معلوم ہوا ہے کہ پیش آمدہ حالات سے بعض لوگ ناجائز فوائد اٹھانے کی مختلف کوششیں کر رہے ہیں۔ باہر کے مشنوں یا صاحب حیثیت افراد سے یہ ذکر کر کے کہ میرا یہ نقصان ہوا ہے۔ میری قرضہ یا کسی دوسری صورت میں مدد کی جائے۔ کبھی مرکز کے کسی ذمہ دار فرد کے حوالے سے یہ لکھا جاتا ہے کہ فلاں نے مجھے کہا ہے کہ آپ کو لکھوں۔ اس قسم کے کسی فریب میں نہ آئیں۔ اور ایسی کسی درخواست پر کوئی کارروائی نہ کریں۔

سیدنا حضرت عمرؓ کا قول ہے:۔

"میں نہ دھوکے باز ہوں۔ نہ کوئی دھوکے باز مجھے دھوکہ دے سکتا ہے۔"

مومن کی فراست تو مثالی ہوتی ہے۔ اگر آپ کے علم میں ایسا کوئی واقعہ ہو تو اس سے دفتر ہذا کو بھی مطلع فرمائیں اور مشن کی طرف سے یا کسی فرد کی طرف سے کسی ایسے طالع آزما کی مدد نہ کریں۔ مرکز سے اس بارہ میں ضرورۃً استصواب کر لیا جائے۔

پاکستان کی نام نہاد شرعی عدالت کا غیر منصفانہ فیصلہ اور جماعت احمدیہ کا موقف

محترم ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان کا پریس ریلیز

پاکستان ریڈیو نے مورخہ ۲۸/۱۰/۸۴ کو پاکستان کی نام نہاد شرعی عدالت کے ایک غیر منصفانہ فیصلہ، جو جماعت احمدیہ کے خلاف ہے اکا اعلان کیا۔

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے جس کو دُنیا کا ہر ذی ہوش انسان، ادارہ اور عدالت تسلیم کرتی ہے کہ انسان کا مذہب اور عقیدہ وہی ہوتا ہے جس کا وہ خود اقرار کرتا ہے۔ مگر دُنیا کی تسلیم شدہ اس حقیقت کے بالکل برخلاف پاکستان کی نام نہاد شرعی عدالت نے جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی ظالمانہ فیصلہ کیا ہے۔ اس شرعی عدالت نے جس کو ظالم ڈکٹیٹر کی کٹھ پتلی عدالت کہنا چاہیئے۔ انصاف کا خون کرنے کے ساتھ ساتھ تہذیب و اخلاق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ قادیانی کی شان میں نعوذ باللہ "دھوکہ باز" اور "بے ایمان" کے الفاظ استعمال کر کے دُنیا بھر کے ڈیڑھ کروڑ احمدیوں کے دلوں کو دُکھایا ہے۔ دُنیا کی کوئی بھی عدالت کسی مذہبی راہنما کے بارہ میں اس قسم کے گھٹیا الفاظ استعمال نہیں کرتی۔ اس قسم کے الفاظ کا استعمال اسلام اور قرآن مجید کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ ایسے الفاظ کا استعمال ہی اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ یہ عدالت غیر اسلامی اور غیر شرعی ہے۔

اس فیصلے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ لیکن تعجب ہے کہ اگلی لائن میں یہ کہا گیا ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام (جنہیں مسلمان آسمان پر زندہ تسلیم کرتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں مسلمانوں کی اصلاح کے لئے آئیں گے)۔ اس دُنیا میں اُمّتِ مسلمہ کے ایک فرد اور پیروکار کے طور پر ظاہر ہوں گے۔

داد دیجئے اس عدالت کی عقل پر کہ ایک طرف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی کہا گیا ہے اور دوسری طرف حضرت عیسٰی علیہ السلام کو دوبارہ لایا جا رہا ہے اب بتائیے آخریت اور خاتمیت کدھر گئی؟ اصل جھگڑا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسٰی علیہ السلام کی آمدِ ثانی کا ہے۔

پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہوئے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو جو ترمیمی بل پیش کیا گیا اس کی رُو سے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کرنے والے یا کسی کو نبی ماننے والے کو دائرہ اسلام سے خارج بتایا گیا ہے۔ وہاں آپؐ کے بعد کسی بھی رُوحانی مُصلح ہونے کا دعویٰ کرنے والے یا اس کو رُوحانی مُصلح تسلیم کرنے والے کو بھی غیر مُسلم بتایا گیا ہے۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام مُسلمانوں کی اصلاح کا فریضہ ہی سر انجام دیں گے اس لئے وہ رُوحانی مُصلح کے طور پر ظاہر ہوں گے۔ خواہ وہ اُمّت کا فرد ہو کر ظاہر ہوں یا علماءِ اُمّت کے خیال کے مطابق وہی اسرائیلی نبی آسمان سے نازل ہوں۔

صدرِ پاکستان کے احمدیوں کے بارہ میں آرڈی نینس کے بعد ایک کتابچہ سرکاری سطح پر پاکستان میں شائع کیا گیا ہے جس کا نام ہے "قادیانیت ــــ اسلام کے لئے سنگین خطرہ" اس میں لکھا ہے کہ:ــ

"حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی تھے اور ان کے بعد اور کوئی نبی نہیں آئے گا۔" (صـ۲۳)

لیکن اسی صفحہ پر اس کے بعد یہ لکھا ہے کہ:ــ

"احادیثِ نبوی میں بڑی ــــ وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسٰی بن مریم دمشق میں اُتریں گے اور مُسلمانوں کو عظیم فریب کار دجّال کے فتنۂ عظیم سے نجات دلائیں گے۔" (صـ۲۴)

جب حضرت عیسٰی علیہ السلام، فریب کار دجّال کے فتنۂ عظیم سے مسلمانوں کو نجات دلائیں گے تو کیا وہ مُسلمانوں کے روحانی مُصلح نہیں ہوں گے؟ اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے ترمیمی بل کے مطابق ان کو روحانی مصلح تسلیم کرنے والے مسلمان ہوں گے یا غیر مسلمان بیّنوا توجروا ایک عام قاری کا علم یہی ہے کہ حضرت عیسٰی ابن مریم خدا تعالیٰ کے ایک نبی تھے اور جب احادیث صراحت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان کی آمد کی خبر دیتی ہیں تو پھر یہ کہنا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے آخری نبی تھے اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں کیونکر درست ہو سکتا ہے۔ اس واضح تضاد کا حل کیوں پیش نہیں کیا جاتا اس امر کی طرف مولانا محمد عثمان صاحب فارقلیط نے توجہ دلاتے ہوئے لکھا تھا۔

"پس جو شخص بھی حضرت مسیح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لاتا ہے وہ ختم نبوت کا منکر ہے۔ اگر قادیانی اس لئے کافر ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود اور نبی مانتے ہیں تو ہمارے علماء بھی کافر قرار پائے کیونکہ وہ بھی حضرت عیسٰی کو لا کر ختم نبوت کا انکار کرتے ہیں یہ علماء حضرت مسیح کو لا کر انہیں نبی بھی مانتے ہیں اور ان کو صاحب وحی بھی مانتے ہیں اور حضرت جبرائیل کو وحی لانے والا بھی تسلیم کرتے ہیں ان علماء نے خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک حقیقی نبی کو واپس لا کر نبوت کا سارا کاروبار جاری کر دیا پھر بھی وہ ختم نبوت کے منکر نہیں اور قادیانی ختم نبوت کے منکر قرار پائے۔"

(رسالہ شان دہلی ماہ نومبر ۱۹۷۴)

یہ کیسا اسلامی ملک ہے جس میں خود اسلام کے نام پر اتنا بڑا ظلم کیا جا رہا ہے احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اور ان کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مساجد کو مسجد کہیں اور اذان دیں اور اپنے عقیدے کے مطابق اس کا اعلان کریں۔

عدالت کا یہ کہنا کہ محمد علی جناح نے "احمدیوں" کے ساتھ کوئی ایسا معاہدہ نہیں کیا تھا کہ ان کو مسلمان سمجھا جائے۔ ہم اس نام نہاد شرعی عدالت سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے ۷۲ فرقوں میں شیعہ، سنی۔ بریلوی۔ دیوبندیوں میں کسی سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ ان کو مسلمان سمجھا جائے گا۔ محمد علی جناح کی تقریروں سے یہ واضح طور پر ثابت ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے افراد کو مسلمان سمجھتے اور کہتے تھے۔ اور انہوں نے باؤنڈری کمیشن کے روبرو ایک احمدی وکیل کو بحیثیت مسلمان کے پیش کیا تھا۔ رہی بات ایک دوسرے فرقے کو کافر کہنے کی تو مسلمانوں کے ۷۳ فرقوں میں سے ہر فرقہ دوسرے کو کافر کہتا ہے۔

آخر میں ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ایک "فوجی ڈکٹیٹر" یا کسی مذہب کے ٹھیکیدار کو اس بات کی اجازت نہ قرآن کریم دیتا ہے نہ حدیث کہ وہ کسی کو مسلم یا غیر مسلم قرار دے اور کسی فرقہ پر پابندی لگائے اور نام نہاد شرعی عدالتیں قائم کرے۔ اس قسم کے فیصلے جنرل ضیاء الحق اپنی کرسی کو بچانے کے لئے نام نہاد شرعی عدالتوں سے کرواتے رہتے ہیں تاکہ پبلک کی توجہ اندرون ملک کے بحرانوں اور ان کے مظالم سے ہٹا کر دوسری طرف لگائی جا سکے۔

دعائے مغفرت

نہایت افسوس سے یہ خبر جماعت کو دی جا رہی ہے کہ ہمارے عزیز بھائی اور مبلغ سلسلہ مکرم مرزا محمد افضل مبلغ شاہجہانپور ریجن کے والد بزرگوار مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب حسن آباد پاکستان میں اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ہمارے عزیز بھائی اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے حافظ و ناصر ہو اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

رشتہ کے انتخاب میں
دینی پہلو کو مقدم رکھنا ضروری ہے

مرسلہ: منیر الدین احمد صاحب
انچارج شعبہ رشتہ ناطہ
مرکزیہ
ربوہ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْکَحُ الْمَرْاَۃُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِھَا وَلِحَسَبِھَا وَلِجَمَالِھَا وَلِدِیْنِھَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ

(بخاری)

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بیوی کے انتخاب میں عموماً چار باتیں مدنظر رکھی جاتی ہیں۔ بعض لوگ تو کسی عورت کے مال و دولت کی وجہ سے اس کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش کرتے ہیں اور بعض لوگ عورت کے خاندان اور حسب و نسب کی وجہ سے شادی کے خواہاں ہوتے ہیں اور بعض لوگ عورت کے حسن و جمال پر اپنے انتخاب کی بنیاد رکھتے ہیں اور بعض لوگ عورت کے دین اور اخلاق کی وجہ سے بیوی کا انتخاب کرتے ہیں سو تو دیندار اور با اخلاق رفیقۂ حیات چن کر اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کی کوشش کر ورنہ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلود رہیں گے۔

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتانے کے بعد کہ دنیا میں عام طور پر بیوی کا انتخاب کن اصولوں پر کیا جاتا ہے ...... تاکید فرمائی ہے کہ لوگ ہمیشہ اپنے انتخاب میں دینی اور اخلاق کے پہلو کو مقدم رکھا کریں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ان کی اہلی زندگی کامیاب اور بابرکت رہے گی ورنہ خواہ وہ سطحی اور عارضی خوشی حاصل کر لیں انہیں کبھی بھی حقیقی اور دائمی راحت نصیب نہیں ہو سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد نہایت گہری حکمت پر مبنی ہے کیونکہ اس میں نہ صرف اہل ایمان کی اہلی زندگی کو بہترین بنیاد پر قائم کرنے کا راستہ کھولا گیا ہے بلکہ ان کی آئندہ نسلوں کی حفاظت اور ترقی کا سامان بھی مہیا کیا گیا ہے مگر افسوس ہے کہ .....

آج کل کثیر حصہ ان لوگوں کا ہے جو بیوی کا انتخاب کرتے ہوئے یا تو دین اور اخلاق کے پہلو کو بالکل ہی نظر انداز کر دیتے ہیں اور یا دین اور اخلاق کی نسبت دوسری باتوں کی طرف زیادہ دیکھتے ہیں کوئی شخص تو عورت کے حسن پر فریفتہ ہو کر باقی باتوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لیتا ہے اور کوئی اس کے حسب و نسب کا دلدادہ بن کر دوسری باتوں کو نظر انداز کر دیتا ہے اور کوئی اس کی دولت کے لالچ میں آ کر اس کے ہاتھ میں بک جانا چاہتا ہے حالانکہ اصل چیز جو اہلی زندگی کی دائمی خوشی کی بنیاد بن سکتی ہے وہ عورت کا دین اور اس کے اخلاق ہیں۔ دنیا میں بے شمار ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں کہ ایک شخص نے کسی عورت کو محض اس کی شکل و صورت کی بنا پر انتخاب کیا لیکن کچھ عرصہ گزرنے پر جب اس کے حسن و جمال پر تنزل کے آثار پیدا ہو گئے کیونکہ جسمانی حسن ایک فانی چیز ہے یا اس کی نسبت کسی زیادہ حسین عورت کو دیکھنے کی وجہ سے بے اصول خاوند کی توجہ اس کی طرف سے ہٹ گئی۔ یا بیوی کے ساتھ شب و روز کا واسطہ پڑنے کے نتیجہ میں اس کی عادات کے بعض ناگوار پہلو خاوند کی آنکھوں کے سامنے آ گئے تو ایسی صورت میں زندگی کی خوشی تو درکنار خاوند کے لئے اس کا گھر حقیقتاً ایک دوزخ بن جاتا ہے اور یہی حال حسب و نسب اور دولت کا ہے۔ کیونکہ حسب و نسب کی وجہ سے تو بسا اوقات بیوی کے دل میں خاوند کے مقابلہ میں بڑائی اور تفاخر کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے جو خانگی خوشی کے لئے مہلک ہے اور دولت ایک آنی جانی چیز ہے جو آج ہے اور کل کو ختم ہو سکتی ہے اور پھر بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ بیوی کی دولت خاوند کے لئے ایک مصیبت ہو جاتی ہے اور راحت کا سامان نہیں بنتی۔ پس جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گھریلو اتحاد اور گھریلو خوشی کی حقیقی بنیاد عورت کے دین اور اس کے اخلاق پر قائم ہوتی ہے اور بڑا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو ٹھوس اوصاف کو چھوڑ کر وقتی کھلونوں اور ملمع سازی کی چیزوں کے سامنے بھاگتا ہے۔

پھر ایک نیک اور خوش اخلاق بیوی کا جو گہرا اثر اولاد پر پڑتا ہے۔ وہ تو ایک ایسی دائمی نعمت ہے جس کی طرف سے کوئی دانا شخص جسے اپنی ذاتی راحت کے علاوہ نسلی ترقی کا بھی احساس ہو آنکھیں بند نہیں کر سکتا۔ ظاہر ہے کہ بچپن میں اولاد کی اصل تربیت ماں کے سپرد ہوتی ہے کیونکہ ایک طرف تو بچپن میں بچہ کو طبعاً ماں کی طرف زیادہ رغبت ہوتی ہے اور وہ اسی سے زیادہ بے تکلف ہوتا ہے اور اسی کے پاس اپنا زیادہ وقت گزارتا ہے اور دوسرے باپ اپنے دیگر فرائض کی وجہ سے اولاد کی طرف زیادہ توجہ بھی نہیں دے سکتا۔ پس اولاد کی ابتدائی تربیت کی بڑی ذمہ داری بہرحال ماں پر پڑتی ہے۔ لہذا اگر ماں نیک اور با اخلاق ہو تو وہ اپنے بچوں کے اخلاق کو شروع سے ہی اچھی بنیاد پر قائم کر دیتی ہے لیکن اس کے مقابل پر ایک ایسی عورت جو دین اور اخلاق کے زیور سے عاری ہے۔ وہ کبھی بھی اپنے بچوں میں نیک اخلاق اور نیک عادات پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی بلکہ حق یہ ہے کہ ایسی عورت بسا اوقات دین کی اہمیت اور نیک اخلاق کی قدر و قیمت سمجھتی ہی نہیں۔ پس نہ صرف خانگی خوشی کے لحاظ سے بلکہ آئندہ نسل کی حفاظت اور ترقی کے لحاظ سے بھی نیک اور با اخلاق بیوی ایک ایسی عظیم الشان نعمت ہے کہ دنیا کی کوئی اور نعمت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسی لئے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

خیر متاع الدنیا المراۃ الصالحۃ

"یعنی نیک بیوی دنیا کی بہترین نعمت ہے۔"

مگر حدیث زیر نظر کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ بیوی کے انتخاب میں دوسری تمام باتوں کو بالکل ہی نظر انداز ہی کر دینا چاہئے بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ نیکی اور اخلاق کے پہلو کو مقدم رکھنا چاہئے۔ ورنہ بعض دوسرے موقعوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود دوسری باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے کیونکہ وہ بھی ایک حد تک انسانی فطرت کے تقاضے ہیں مثلاً پردہ کے احکام کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ شادی سے پہلے اپنی ہونے والی بیوی کو دیکھ لیا کرو تاکہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں شکل و صورت کی وجہ سے تمہارے دل میں انقباض پیدا ہو اور ایک دوسرے موقع پر جب ایک عورت اپنی شادی کے متعلق آپ سے مشورہ لینے کی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے فرمایا میں تمہیں فلاں شخص سے شادی کا مشورہ نہیں دیتا کیونکہ وہ مفلس اور تنگ دست ہے اور تمہارے اخراجات برداشت نہیں کر سکے گا۔ اور نہ میں فلاں شخص کے متعلق مشورہ دے سکتا ہوں کیونکہ اس کے ہاتھ کا ڈنڈا ہر وقت ہی اٹھا رہتا ہے۔ فلاں شخص کے ساتھ شادی کر لو وہ تمہارے مناسب حال ہے اور ایک تیسرے موقعہ پر آپ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ قبیلہ قریش کی عورتیں خاوند کی وفاداری اور اولاد پر شفقت کے حق میں اچھی ہوتی ہیں۔ اور ایک چوتھے موقع پر آپؐ نے فرمایا کہ حتی الوسع زیادہ اولاد پیدا کرنے والی عورتوں سے شادی کرو تاکہ میں قیامت کے دن اپنی امت کی کثرت پر فخر کر سکوں۔ الغرض آپؐ نے اپنے اپنے موقعہ پر اور اپنی اپنی حدود کے اندر بعض دوسری باتوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے لیکن جس بات پر آپؐ نے خاص زور دیا ہے وہ یہی ہے کہ ترجیح بہرحال دین اور اخلاق کے پہلو کو ہونی چاہیئے۔ ورنہ تم

(باقی صفحہ 9 پر)

آرڈیننس کی غرض ذاتی مقاصد کا تحفظ تھا

از مکرم سید عبدالعزیز صاحب نیوجرسی (امریکہ)

حکومت پاکستان نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ پاکستان کے احمدیوں پر یہ پابندی لگائی ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسلم نہیں کہہ سکتے۔ اذان نہیں دے سکتے اور مسجد کو مسجد نہیں کہہ سکتے۔

ایسا کیوں کیا گیا ہے۔ کیا قرآن اس کی اجازت دیتا ہے؟ یہ پابندیاں اس لئے لگائی گئی ہیں تاکہ مفاد پرستوں کو خوش کیا جائے اور سادہ لوح افراد کی حمایت اور خوشنودی حاصل کی جائے۔ آرڈیننس جاری کرنے کی غرض دوسروں کی حمایت حاصل کرنا تھا۔ خواہ اس کے نتیجہ میں احمدیوں کا خون ہو۔ اُن کی جائداد تلف ہو۔ اور ان کو ایذا دی جائے۔

حکومت پاکستان کا آرڈیننس قرآنی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ آرڈیننس جاری کرنے والے اس بات سے خوب واقف ہیں۔ کہ اس سے خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی ہوتی ہے پھر سوال پیدا ہوتا ہے پھر ایسا کیوں کیا گیا۔ اس کا جواب یہی ہے کہ اس سے افراد کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔ اور تحفظ مقاصد مدنظر تھا۔

اگر کوئی جاہل اور متعصّب مولوی یہ خیال کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کر کے اور احمدیوں کو امور معروف سے منع کر کے اُنہیں عزت حاصل ہو سکتی ہے تو وہ سخت غلطی خوردہ ہے۔ اور اگر کوئی شاطر یہ خیال کرتا ہے کہ قرآن کے امور معروفہ کو امور منکرہ میں بدل کر کامیاب ہو سکتا ہے یا اس طرح سے احمدیت کو مٹایا جا سکتا ہے تو وہ بہت بڑا جاہل ہے۔ آزمودہ را آزمودن جہل است۔

مسلم کہلانا۔ اذان دینا۔ مسجد بنانا مسجد میں عبادت کرنا۔ مسجد کو مسجد کہنا امور معروفہ میں شامل ہے۔ احمدیوں کو امور معروفہ سے منع کرنا کہاں کا اسلام ہے۔

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ

یعنی خدا نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے۔ بعض لوگ فخر سے کہتے ہیں کہ فلاں بزرگ نے اُس کا نام رکھا ہے وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جن کا نام خدا تعالیٰ نے مسلمان رکھا ہے یعنی ہر مسلمان کہلانے والے کا نام اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ اس میں یہ حکمت اور اشارہ ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے تو اُسے غیر مسلم کہنا جائز نہیں کیونکہ یہ نام خدا نے اُسے دے رکھا ہے۔

ہر نبی کو ماننے والا مسلمان ہوتا ہے حواریوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں۔

بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (آل عمران آیت ۵۳)۔ مسلمانوں کو حکم ہے کہ کہو دیا نامسلمون یہ کہ ہم مسلمان ہیں۔ (آل عمران آیت ۶۵) جو شخص یہ کہتا ہے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ وہ شخص اپنے آپ کو خدا تعالےٰ سے بڑا سمجھتا ہے۔ خدا تعالےٰ اور رسول اکرمؐ نے کبھی کسی شخص کو جو اپنے آپ کو مسلم کہتا ہے غیر مسلم نہیں کہا۔

ایک واقعہ

ایک دفعہ رسول اکرمؐ نے اُسامہ بن زیدؓ کو ایک فوج کا افسر بنا کر بھیجا کفار میں سے ایک شخص پر حضرت اسامہؓ نے حملہ کیا۔ تو اُس شخص نے کلمہ شہادت پڑھ دیا۔ حضرت اسامہؓ نے اُسے قتل کر دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اُس واقعہ کا علم ہوا تو آپؐ نے اسامہؓ سے دریافت کیا کہ کیوں ایسا کیا گیا۔ اسامہؓ نے جواب دیا کہ اُس شخص نے ڈر سے اسلام کا اظہار کیا۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا تجھے کیسے معلوم کہ اُس نے ڈر سے یا دل سے اسلام کو قبول کیا

اس واقعہ سے دو باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ اوّل کہ ہر شخص جو کلمہ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے، دوسرے جب کوئی اپنے آپ کو مسلمان کہے تو اُسے مسلمان سمجھنا ضروری ہے۔

مُسلم کی تعریف

کسی کو غیر مسلم کہنے سے پہلے مُسلم کی تعریف کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی کو یہ علم نہیں کہ مسلم کس کو کہتے ہیں تو غیر مسلم کسی کو کہنا کیا معنی رکھتا ہے۔

عجیب بات ہے کہ مولوی صاحبان احمدیوں کو غیر مسلم کہتے ہیں۔ لیکن مُسلم کی تعریف کرنے سے عاری ہیں۔

اے مولوی صاحبان کیا قرآن اور حدیث میں کہیں مسلم کی تعریف موجود نہیں پہلے علماء نے تو مسلم کی تعریف کی ہے وہ اگر تم کو منظور نہیں تو خود قرآن اور حدیث سے مسلم کی تعریف پیش کرو۔ احمدیت کی وجہ سے اسلام کی تعریف میں تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔ اسلام چودہ سو سال سے موجود ہے اور اُس وقت سے اس کی تعریف بھی۔ اے علماء تمہیں احمدیت کی مخالفت میں وہ تعریف قبول نہیں۔ خدا تعالیٰ نے تمہاری جہالت کو تمہاری تکبّر اور استہزا کی وجہ سے دنیا پر ظاہر کر دیا ہے اور خدا تعالےٰ اس کو ظاہر کرتا چلا جائے گا۔ حتیٰ کہ تم اُس سے باز آجاؤ۔ اے علماء تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اسلام کے دعویدار ہو۔ خود مسلم ہونے کا دعویٰ کرتے ہو۔ لیکن یہ نہیں بتا سکتے کہ خدا اور اُس کے رسولؐ نے کس کو مسلم کہا ہے۔

ماہنامہ" اولی الامر" بابت ماہ مئی ۱۹۸۲ء میں حکیم محمد اسحاق الصدیقی (وزیرآباد پاکستان) مسلم کی تعریف کے بارہ میں رقمطراز ہیں

"تعریف ہی ایک ایسا قضیہ ہے جو جس شے کے لئے بیان کیا جاتا ہے۔ بجز اس کے اور کسی پر صادق نہیں آتا۔ مدعیان دین اسلام کے قائدین کی بیان کردہ تعریف جو احمدیوں پر صادق نہ آئی تو انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی سفارش کی جائے گی۔ اور جو اُن پر "مُسلم" کی تعریف صادق آئی تو اس شور و غوغا کو محض شوریت سری سے متعلق ہوا قرار دیا جائے گا۔ تحقیقاتی عدالت (منیر انکوائری) نے اپنا کام شروع کیا مدعیان دین اسلام کے مقتدر قائدین سے ملاقات ہونی جاری ہوئی۔ جب کوئی قائد آیا تحقیقاتی عدالت نے اُسے عزت اور احترام سے کرسی پر بٹھایا اور پھر نہایت ادب و تلطف سے عرض کیا کہ ازراہ کرم "مسلم" کی تعریف فرمایئے"

ایک دوسرے سے مختلف

اور وہ صاحب نہایت پُروقار اور خصوصی اعتناء کے ساتھ مسلم کی تعریف فرماتے۔ اس طرح ۱۲ مقتدر قائدین نے "مسلم" کی تعریفیں بیان فرمائیں اور وہ بتمامہ ایک دوسرے سے مختلف ہوئیں کہ ان مختلف تعریفوں کے پیش نظر تحقیقاتی عدالت کو یہ کہنا پڑا کہ "ان قائدین کی تعریفوں سے پیش نظر اگر کسی ایک قائد کی تعریف کو صحیح قرار دیا جائے تو اس کے سوا تمام دیگر گروہوں کو "غیر مسلم" قرار دینا پڑتا ہے"

حقیقت یہ ہے کہ تمام علماء اپنے سے علاوہ دوسرے فرقوں کو کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔

اپنے مقصد کا تحفظ

مذکورہ رسالہ اولی الامر میں حکیم محمد اسحاق الصدیقی مزید تحریر فرماتے ہیں۔

"اگرچہ یہ (یعنی علماء) مسلم کی تعریف کرنے میں عہدہ برآ نہ ہو سکے۔ مگر ان کی اس تعریف میں ان کے اپنے مقصد کے تحفظ کا التزام ضرور ہوا"

اسی طرح سے چیف جسٹس محمد منیر اپنی کتاب "جناح سے ضیاء تک" میں لکھتے ہیں کہ بھٹو نے اپنے مقصد کے تحفظ کے لئے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ احمدیوں کو غیر مسلم قرار دے کر عوام میں ہر دلعزیز ہو جائے گا اور اسی طرح سے ایک طویل عرصہ تک حکمرانی کر سکے گا۔

اے بسا آرزو کہ خاک شد۔

آرڈیننس کا مقصد

حکومت پاکستان کے آرڈیننس کا وہی مقصد ہے جو اوپر رسالہ اولی الامر اور جسٹس منیر نے بیان کیا ہے۔ پاکستان کے وہ لوگ جو علم و فراست رکھتے ہیں وہ فوراً سمجھ گئے کہ اس آرڈیننس کا کیا مقصد ہے۔ بعض نے جرأت سے کام لیکر علی الاعلان کہا کہ اس آرڈیننس کو جاری کرنے کا حکومت کو حق نہیں تھا۔ اور عملاً یہ ہوا کہ پاکستان کی اکثریت نے آرڈیننس سے عدم توجہ کا سلوک کیا۔ اور آرڈیننس کے جاری کرنے کے مقصد کو سمجھ گئے حکومت نے جب اپنے مقصد کو پورا ہوتے نہ دیکھا تو پاکستان ریڈیو اور ٹیلیویژن پر احمدیت کے خلاف تقاریر کرانی شروع کیں۔ جو اس بات کا ثبوت تھا کہ یہ ساری کاروائی حکومت کی طرف سے کسی خاص مقصد کے لئے کی جا رہی ہے۔ حکومت نے اسی پر قناعت نہ کی بلکہ ایک رسالہ حکومت کے خرچ پر شائع کر کے تقسیم کیا۔ یہ رسالہ ختم نبوت کے متعلق تھا۔ حکومت کے لئے ایسا کرنا اخلاقاً اور قانوناً جائز نہ تھا۔ چونکہ حکومت اپنے آپ کو اسلامی حکومت کہتی ہے۔ لہذا ہر وہ کام جس کو وہ جائز سمجھتی ہے وہ اسلامی ہے۔ حتی کہ اذان کا بند کرنا بھی اسلامی فعل ہے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ اذان میں توحید الٰہی اور رسالت آنحضرت صلعم کا اقرار اور اعلان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ قل ھو اللہ احد یعنی اعلان کرو کہ اللہ ایک ہے۔ اذان میں اسی حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ اب احمدیت کی مخالفت میں اور احمدی علم کلام کے مقابلے میں عاجز آ جانے سے اس بات پر زور ہے کہ توحید الٰہی اور رسالت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بکلی چھوڑ دو۔ مولوی صاحبان اور آرڈیننس جاری کرنے والوں سے انکے علاوہ اور کس چیز کی امید ہو سکتی ہے۔

"اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی" آرڈیننس میں ایک حکم یہ ہے کہ احمدی اپنی مسجد کو مسجد نہ کہیں کیونکہ اس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے۔ معلوم نہیں کہ اس بات کو آگے کیوں نہیں بڑھایا۔ اور یوں کہتے۔ اللہ کو اللہ نہ کہو رسول کو رسول نہ کہو۔ قرآن کو قرآن نہ کہو۔ فرشتہ کو فرشتہ نہ کہو شیطان کو شیطان نہ کہو خنزیر کو خنزیر نہ کہو شراب کو شراب نہ کہو۔ ظالم کو ظالم نہ کہو

مساجد اللہ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسجدوں کو مساجد اللہ کہہ کر یہ مسلمانوں کو سمجھایا ہے چونکہ مسجدیں اللہ کی ہیں۔ انہیں اپنی ملکیت بنا کر مسجدوں کے بارے میں دخل اندازی نہ کرنا۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں نے خدا کے [illegible] زبان کی حکمت جو مساجد اللہ کے الفاظ [illegible] نہ سمجھے اور وہ زمانہ آ گیا جس کے بارہ میں رسول اکرم صلعم نے فرمایا۔

"مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی۔"

کہ اس زمانہ میں مسجدیں تو ہوں گی لیکن وہ ہدایت کا ذریعہ نہ ہوں گی۔ کیونکہ اس زمانہ میں وہ مساجد اللہ نہ ہوں گی۔ بلکہ مساجد العلماء و مساجد الحکومۃ ہوں گی۔ مسجدوں کو علماء اور حکومت اپنے مقاصد کے تحفظ کے لئے استعمال کریں گے مساجدھم اور مساجد اللہ میں فرق نوٹ فرمائیں آرڈیننس جاری کرنے والوں نے یہ بات ظاہر کر دی ہے کہ ان کی مسجدیں اللہ کی مسجدیں نہیں ہیں۔

پہلے زمانہ میں آرڈیننس

انبیاء کی جماعتوں کے خلاف ماضی میں ہمیشہ کسی نہ کسی رنگ میں آرڈیننس جاری ہوتے۔ ایک آرڈیننس موسوی شریعت کے احکام کے خلاف ANTIOCHUS IV (۱۷۶-۱۶۴ قبل مسیح) نے جاری کیا تھا یہ حاکم یروشلم اور اس کے شمالی علاقہ شام تک قابض تھا۔ اس نے آرڈیننس یہ جاری کیا تھا کہ جو ختنہ کرائے گا اس کی سزا موت ہوگی۔ جو مردہ جانور نہیں کھائے گا اس کو بھی سزا دی جائے گی وغیرہ وغیرہ۔

فرق

حکومت پاکستان اور انٹیوکس کے آرڈیننس میں یہ فرق ہے کہ انٹیوکس نے خود ختنہ نہ کرایا اور مردہ جانور کھا لیتا تھا۔ لیکن حکومت پاکستان اور اس کا حاکم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن احمدیوں کو مسلمان کہنے کی اجازت نہیں دیتے۔ آپ اذان کہتے ہیں اور احمدیوں کو اذان دینے کی اجازت نہیں وہ مسجد کو مسجد کہتے ہیں لیکن احمدیوں کو اپنی مسجد کو مسجد کہنے کی اجازت نہیں آج سے تقریباً دو ہزار سال قبل ایک غیر مسلم حاکم نے جو آرڈیننس جاری کیا وہ خود اس پر عمل کرتا تھا۔ اگرچہ وہ آرڈیننس ظالمانہ تھا اور مذہب میں دخل اندازی تھی حکومت پاکستان کے آرڈیننس میں اتنا بھی انصاف نہیں جتنا کہ دو ہزار سال قبل آرڈیننس مذہب کے خلاف جاری کیا گیا تھا۔ جتنے بھی زمانہ گزشتہ میں مذہب کے خلاف آرڈیننس جاری ہوئے آرڈیننس جاری کرنے والے خود بھی آرڈیننس پر عمل کرتے۔

لیکن پاکستان کے آرڈیننس جاری کرنے والے اپنے آرڈیننس پر عمل نہیں کرتے صرف احمدیوں کو اس پر عمل کراتے ہیں۔ لہذا پاکستان کا آرڈیننس غیر منصفانہ ہے اور ظالمانہ ہے۔ یہی نہیں بلکہ اللہ کے حکم یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر کے صریحاً خلاف ہے کیونکہ اذان دینا مسجد کو مسجد کہنا اور مسلم کہلانا امور منکرہ میں تو شامل نہیں ہیں۔ لہذا آرڈیننس کے ذریعہ ان سے روکنا اور منع کرنا خدا کے حکم کی نافرمانی ہے۔ لیکن بعض لوگوں کے مدنظر آرڈیننس کے جاری کرنے میں ذاتی مقاصد کا تحفظ ہے وہ خدا۔ رسول اور اسلام کے نام پر اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ مذموم عمل ہے۔ اور آخر کار بہت مہنگا ثابت ہوتا ہے۔

دعائے مغفرت

مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب۔ لاس اینجلس کے والد محترم خلیل الرحمان صاحب مورخہ یکم دسمبر ۱۹۸۴ء بروز ہفتہ علی الصبح سرگودھا پاکستان میں حرکت قلب بند ہو جانے سے 75 سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ مرحوم کچھ عرصہ ڈاکٹر حمید الرحمان کے پاس قیام فرمانے کے بعد وفات سے دو ہفتہ قبل امریکہ سے براستہ جرمنی ایک ہفتہ قیام فرما کر پاکستان پہنچے تھے۔ سرگودھا میں اپنی بچی سے ملاقات کے بعد لاہور روانگی کیلئے تیار تھے کہ اچانک دل کا دورہ پڑا اور اللہ کو پیارے ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ سے نوازے اور جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو

دینی پہلو کو مقدم رکھنا ضروری ہے

(جاری از صفحہ 7)

اپنے ہاتھوں کو خاک آلود کرنے کے خود ذمہ دار ہو گئے۔ یہ وہ زریں تعلیم ہے جس پر عمل کر کے ...... تم برکت اور رحمت کا گہوارہ بن سکتے ہیں"

(چالیس جواہر پارے [illegible])

تاریخی شہر زائن (امریکہ) میں مرکز احمدیت کا قیام

احباب جماعت کے لئے یہ خبر باعث مسرت وانبساط ہوگی کہ بفضل خدا زائن شہر میں جہاں الیگزینڈر ڈوئی نے اپنی تحریک کا مرکز خصوصی بنایا تھا اور حضرت سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقابل پر آکر خائب وخاسر ہوا اور بالآخر اس کا سب کچھ تباہ و برباد ہوا۔ اور آج ... کی نسل اس کے اپنے شہر میں بھی اس کے حالات سے واقف نہیں۔ اس شہر میں جماعت احمدیہ کے لئے جو ایک تاریخی حیثیت کا حامل ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو یہ توفیق نصیب ہوئی کہ تیس ہزار ڈالر میں جماعتی مرکز کے قیام کے لئے ایک موزوں عمارت خریدے جو ایک کونے کے پلاٹ میں واقع ہے اور دو طرف سڑک ہے۔ ایک سڑک کا نام جبرائیل روڈ ہے اور عمارت کے ساتھ خاصی کھلی جگہ ہے جس میں بآسانی دس بارہ کاریں پارک کی جاسکتی ہیں۔ اس عمارت کے نچلے حصہ میں ایک ہال ہے اور اوپر فلیٹ ہے۔ پہلے مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب شمس کے مکان میں نمازیں اور اجلاس منعقد ہوتے تھے۔ لیکن وہاں کی کونسل نے ممانعت کر دی تھی اور اس وجہ سے جماعت پریشان حال تھی۔ اس عمارت کی خرید سے بفضل خدا جماعت کی اہم ضرورت پوری ہو جائے گی۔ وللہ الحمد۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کے خرید کرنے کی منظوری عطا فرمائی۔ تاریخی لحاظ سے اور مقامی جماعت کی دینی اور تنظیمی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے اس اہم شہر میں مرکز احمدیت کا قیام بے حد ضروری ہو گیا تھا۔

اس عمارت اور مرکز کے لئے خصوصی تحریک صرف چند مخلصین سے کی گئی جنہوں نے نہایت بشاشت اور دلی اخلاص سے اس مرکز کے قیام کے لئے رقوم عطا کیں۔ ذیل میں دعا کی تحریک کے ساتھ شکریہ کے جذبات سے ان احباب کے اسمائے گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے اخلاص اموال و نفوس میں برکت دے۔ بے حد دے۔ بابرکت دے۔ اور اپنے پیار سے ہمیشہ انہیں نوازے۔

۱۔ مکرم چوہدری ضیاء الحق صاحب (اپنے شہید بیٹے کی طرف سے) 8000 ڈالر
۲۔ مکرم ڈاکٹر مرزا بشارت احمد صاحب منیر اپنے مرحوم والدین کی طرف سے 3000 ”
۳۔ مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب اپنے والد بزرگوار خلیل الرحمٰن صاحب کی طرف سے 5000 ”
۴۔ مکرم ڈاکٹر مرزا راجہ نصیر صاحب 2000 ”
۵۔ مکرم ڈاکٹر مرزا امین بیگ صاحب 2000 ”
۶۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب و صاحبزادی محترمہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ 1000 ”
۷۔ مکرم چوہدری ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب 500 ڈالر
۸۔ مکرم طاہر عبداللہ ہاگورا صاحب 500 ”
۹۔ مکرم مجیب اللہ صاحب چوہدری 500 ”
۱۰۔ مکرم عبدالحمید صاحب شاہین 1000 ”
۱۱۔ نیویارک جماعت 1000 ”
۱۲۔ واشنگٹن جماعت 500 ”
۱۳۔ مکرم ڈاکٹر احسان ظفر صاحب 250 ”
۱۴۔ مکرم بشیر الدین شمس صاحب 200 ”
15 - مجلس انصار اللہ ڈیٹن 500 ”

خاکسار نے صرف چند دوستوں کو تحریک کی تھی کہ وہ خوشی سے کچھ رقم زائن شہر میں جماعت کے مرکز کے لئے عنایت فرمادیں۔ بعض دوستوں نے مندرجہ بالا فہرست میں سے بڑی بڑی رقوم پچیس ہزار پچاس ہزار اور پچہتر ہزار ڈالر تک نیشنل ماسک فنڈ کے لئے ادا کئے ہیں۔ اس میں بھی بشاشت اور اخلاص سے حصہ لیا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اور قابل رشک جذبات کا اپنے خطوط میں اظہار کیا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سلمہ اللہ نے لکھا ”جزاک اللہ آپ نے اس نیک کام میں شمولیت کا موقع دیا۔ ایک ہزار ڈالر کا چیک ارسال خدمت ہے یہ رقم امۃ القیوم بیگم اور میری طرف سے ہے“ محترم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نے لکھا ”ابھی ابھی آپ سے فون پر بات ہوئی اور حالات

کا پتہ چلا۔ ڈاؤن شہر میں مشن ہاؤس خرید نا بہت بہت مبارک ہو اور احمدیت اور اسلام کی ترقیوں کا پیش خیمہ ہو۔ آمین۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی کہ آپ نے اس تحریک بابرکت تحریک میں خاکسار کو یاد کیا۔ اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ مجھے کتنی خوشی ہوئی۔ مجھے اس سے مزید خوشی ہوتی کہ آپ سب سے پہلے مجھے یاد فرماتے۔ میں نہایت مودبانہ گزارش کروں گا کہ جب بھی میرے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز یا آپ کی طرف سے کوئی تحریک ہو تو خاکسار کو ان تحریکات کے بارہ میں دن ہو رات ہو آگاہ کر دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ خاکسار پانچ ہزار کا چیک ارسال کر رہا ہے اللہ تعالیٰ میری اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے اور مزید کی توفیق دے۔ آمین۔ یہ رقم خاکسار کے والد صاحب کی طرف سے ہے۔ وہ بھی ضعیفی میں ہیں۔ صحت کمزور ہے ان کی صحت کے لئے دعا کریں نیز دوستوں کی خدمت میں درخواستِ دعا۔"

الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ خلافت رابعہ کے بابرکت عہد و اعلیٰ قیادت میں جماعت کو بہت ہی اخلاص کے ساتھ والہانہ انداز میں قربانیوں کی توفیق مل رہی ہے اور امریکہ میں اہم مقامات پر نئے جماعتی مراکز کا قیام ہو رہا ہے۔ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب مخلصین کو اپنی بے پایاں رحمت سے نوازے۔ بے حد دے۔ بابرکت دے۔ والسلام خاکسار

ادنیٰ خادم شیخ مبارک احمد

امریکہ میں مساجد و مراکز کے منصوبہ میں احمدی خواتین کی مخلصانہ پیشکش

ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امریکہ میں پانچ بڑے مراکز و مساجد و مشن ہاؤسز کے قیام کا جو منصوبہ جماعت کے سامنے پیش کیا تھا۔ بفضل خدا احباب جماعت بشاشت سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ ہماری معزز بہنوں نے بھی اخلاص کا قابل قدر نمونہ دکھایا ہے اور حضور کے پیش کردہ منصوبہ کے لئے زیورات پیش کر رہی ہیں۔ احمدیہ گزٹ اور النور ستمبر ۸۴ء کے پرچہ میں ایک فہرست شائع ہو چکی ہے۔ اب دوسری فہرست ذیل میں پیش کی جا رہی ہے ان بہنوں کی جنہوں نے اس بابرکت منصوبہ امریکہ میں مساجد کے قیام کے لئے اپنے زیورات پیش کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور اپنی رضا اور خوشنودی کے اعلیٰ و احسن زیور سے انہیں نوازے۔ بچوں کی خوشیاں نصیب ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی جناب سے بے حد پائیں اور بابرکت پائیں۔ آمین

١۔ محترمہ فریدہ مسعود ملک صاحبہ — ایک عدد ہار طلائی۔ دو عدد جھمکے کانٹے طلائی۔ ایک عدد انگوٹھی طلائی۔
٢۔ محترمہ نزہۃ التسلیم صاحبہ — ایک عدد ہار طلائی۔ ایک سیٹ جھمکے (دو عدد) طلائی۔ ایک عدد زنجیر ساڑی طلائی۔ چار عدد انگوٹھیاں طلائی
٣۔ محترمہ سلیمہ حیات صاحبہ — ایک انگوٹھی طلائی۔ دو جھمکے طلائی۔ ایک زنجیر طلائی
٤۔ محترمہ ناصرہ فوزیہ صاحبہ — ایک عدد ہار طلائی۔ دو عدد کانٹے طلائی۔
٥۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الوکیل صاحبہ — ایک عدد انگوٹھی طلائی۔ دو عدد جھمکے طلائی۔
٦۔ محترمہ بہن ... جو اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کرتیں۔ — دو عدد چوڑیاں طلائی۔
٧۔ محترمہ صادقہ خالد صاحبہ بیگم محترم خالد محمود صاحب — چار عدد چوڑیاں طلائی
٨۔ محترمہ فرحت پرویز صاحبہ بیگم محترم خالد محمود صاحب — چار عدد چوڑیاں طلائی
٩۔ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ زیروی — چار عدد چوڑیاں طلائی
١٠۔ محترمہ بیگم مرحوم سید جلیل احمد صاحب — ہار ایک عدد طلائی

جزاھن اللہ احسن الجزاء۔

ولنگبرو میں مسجد و مرکز کیلئے زمین کا حصول

محترم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب ظفر صدر جماعت ولنگبرو ایک عرصہ سے احباب جماعت کے ساتھ کوشاں تھے کہ اس علاقہ میں کوئی موزوں قطعہ زمین کا مل جائے۔ الحمدللہ۔ ثم الحمدللہ کہ اڑھائی ایکڑ کا ایک قطعہ زمین صاف ستھرے علاقہ میں جو سڑک پر واقع ہے جس میں ایک مکان بھی ہے اور ایک بڑی 26×50 فٹ کے قریب ہال نما عمارت ہے 62 ½ ہزار ڈالر میں اس کا سودا ہوا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ نصف کے قریب رقم کی ادائیگی ہو گئی ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب اور امیر جماعت ولنگبرو کو جزائے خیر دے اور یہ مستقبل کے لئے اشاعت اسلام اور احمدیت کا عظیم مرکز ہو۔ بقیہ رقم اقساط میں ادا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مبارک کرے اور محترم ڈاکٹر صاحب کے خلوص کو قبول فرمائے اور جماعت کی کوشش کو اپنی قبولیت سے نوازے۔

بفضلِ خدا مکان میں نمازیں پڑھنے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ وقار عمل کر کے ضروری اصلاح دوستوں نے مکان کی کر دی ہے فوری ضرورت کے لئے۔

خاکسار اور جناب سید عبدالعزیز صاحب کی استدعا پر وقار عمل منایا گیا۔ اکتوبر اکیس مقرر کی گئی کہ تمام احباب مشن ہاؤس کی گراؤنڈ اور عمارت کی صفائی اور دوسرے تمام ضروریات کے لئے اکٹھے ہوں۔ سو خدا کے فضل و کرم سے اکیس کو صبح نو بجے ہی احباب آنے شروع ہو گئے اور مسجد کی صفائی شروع کی گئی۔ تمام احباب شام پانچ بجے تک کام کرتے رہے۔ اس کے علاوہ تمام احباب نے وعدہ کیا کہ وہ ہر ہفتے یہ وقار عمل کرتے رہیں گے جب تک ہر کام مکمل نہیں ہو جاتا۔ جماعتی طور پر پک نک منائی گئی۔

عشاء کی نماز روزانہ اب مسجد میں ہوتی ہے جس میں احباب زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ احباب سے پوچھا جا رہا ہے کہ کون کون سے جمعہ کی نماز ادا کر سکتے ہیں تاکہ باقاعدہ جمعہ کی نماز کا بھی انتظام کیا جائے (جزاکم اللہ)

آپ سے دعا کی استدعا ہے۔ اس رپورٹ کے ساتھ مشن ہاؤس کا ایڈریس، فون نمبر اور تمام اصحاب کے ایڈریس اور فون نمبر شامل ہیں۔ اپنی قابل قبول دعاؤں میں ہم گنہگاروں کو یاد رکھیں کہ خدا ہمیں اور زیادہ خادم سلسلہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(ملک فاروق اعظم سیکرٹری ولنگبرو جماعت)

ولنگبرو میں جلسہ مذاہب عالم

کانفرنس ۲۳ ستمبر کو منعقد ہوئی۔ موضوع تھا "مختلف مذاہب اور ان کی تعلیمات" Proposed مختلف جگہوں سے چار مقررین مدعو تھے۔ ان کے علاوہ ان کے ساتھ آئے ہوئے سامعین کی تعداد علیحدہ تھی۔ مقررین مندرجہ ذیل تھے۔

محترم ڈاکٹر مہدی صاحب۔ بدھ ازم — محترم ڈاکٹر سوامی ناتھن صاحب۔ ہندو ازم — محترم رابرٹ فلپ صاحب۔ عیسائیت

محترم شیخ نصیر الدین صاحب۔ اسلام — محترم ارجیت سنگھ صاحب۔ سکھ ازم

کانفرنس ذرا دیر سے شروع ہوئی۔ سو منتظمین نے لنچ پہلے شروع کر دیا۔ ٹھیک ½ ۱ بجے تلاوت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی نظم کے بعد جناب احسان ظفر صاحب نے Formally تمام مقررین کا تعارف کراتے ہوئے اس کانفرنس کی غرض بیان کی اور احمدیت کی موجودہ سرگرمیوں اور [illegible] پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مقررین کو بلایا گیا۔ ہر سپیکر کو آدھ گھنٹہ دیا گیا کہ وہ اپنے مذہب کی Teachings کے بارے میں سامعین کو آگاہ کرے۔

تمام مقررین کی تقاریر کے بعد وقفہ تھا جس میں چائے وغیرہ [illegible] کی گئی۔ دوسرے session کو سوالات و جوابات کے لئے وقف کیا گیا تھا۔ تمام مقررین سٹیج پر تھے اور جناب احسان ظفر صاحب نے ماڈریٹر کے فرائض انجام دیئے۔ حاضرین نے خاصی دلچسپی لی۔ لجنہ اماء اللہ علیحدہ Adjoining Portion میں تھیں۔ اندازہ ہے کل تعداد حاضرین کی ایک سو کے قریب تھی۔

خدا کے فضل و کرم سے یہ کانفرنس بہت خوش اسلوبی سے طے پائی اور قریباً پانچ گھنٹے جاری رہی۔

خدا ہمارا حامی و ناصر رہے۔ آمین۔ خاکسار۔ فاروق اعظم ملک سیکرٹری ولنگبرو جماعت

گالیاں سن کے دعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

دعائیں

جنہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بکثرت پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

  اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور بڑی عظمت والا ہے۔ اے اللہ! محمدؐ پر اور آلِ محمدؐ پر بڑی رحمتیں اور برکات نازل فرما

- يَا حَفِيْظُ، يَا عَزِيْزُ، يَا رَفِيْقُ۔

  اے بہت ہی حفاظت کرنے والے! اے غالب! اے رفیق

- يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيْثُ۔

  اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے خدا۔ ہم تیری رحمت سے مدد چاہتے ہیں۔

- رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا۔

  اے میرے رب ہر شے تیری خادم ہے۔ اے میرے رب! تو ہماری حفاظت فرما اور ہماری مدد فرما اور ہم پر رحم فرما۔

- رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ٥

  اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے معاملہ میں ہماری زیادتیاں بھی اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں حق کے منکروں پر غلبہ عطا فرما۔

- اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔

  اے اللہ ہم دشمنوں کے مقابلہ میں تجھے اپنی ڈھال بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

- رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ٥

  اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی۔ اور ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا فرما۔ یقیناً تو بہت عطا کرنے والا ہے۔

- اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ط

  اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ وہ نہیں جانتے۔

- اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ٥

  اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں پس میری مغفرت فرما اپنی جناب سے اور مجھ پر رحم فرما یقیناً تو بخشنے والا، رحم کرنے والا ہے